احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 49

منگل 4 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 4 دسمبر 2001ء 18 رمضان 1422 ہجری - 4 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 277

ابتلاء کی دعا

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یونس نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو ہر عیب سے پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ فرمایا جو کسی ابتلا کے وقت یہ دعا کرے گا اللہ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3427)

رمضان المبارک کی مناسبت سے دعا کے مضمون پر پرشوکت بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نیک باتوں کا حکم دیتے اور بری باتوں سے روکتے تھے

دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ طہارت راست گوئی کامل یقین اور کامل توجہ بھی ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 30 نومبر 2001ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے رمضان المبارک کی مناسبت سے دعا کے مضمون پر پرمعارف روشنی ڈالی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور کئی زبانوں میں اس کارواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں فرمایا رمضان کی مناسبت سے یہ آج کا خطبہ دعا سے متعلق ہے۔ مختلف آیات قرآنی اور احادیث کی مدد سے دعا کے مضمون پر ہی زور دیا جائے گا کیونکہ یہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیات 56-57 کی تلاوت اور ترجمے کے بعد یہ احادیث بیان فرمائیں۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دعا ہی اصل عبادت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جامع قسم کی دعاؤں کو پسند فرمایا کرتے تھے اور جو دعا جامع نہیں ہوتی تھی اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جامع سے مراد یہ ہے کہ جس امر کے بارے میں دعا کی جائے اس کے ہر پہلو کو دیکھا جائے اور جو بھی دعا کی جائے کوشش کی جائے کہ اس کا کوئی پہلو باقی نہ رہے۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تمہیں نیک باتوں کے حکم دینے اور بری باتوں سے روکنے کا کام کرنا پڑے گا۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے تم پر کوئی سزا نازل فرمائے۔ پھر تم اس سے دعائیں کرو گے تو تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا یہ بہت ہی اہم حکم ہے۔ یعنی برائی سے روکنا اور نیک باتوں کا حکم دینا۔ اور یہ مومن کی بنیادی صفات میں سے ہے کہ وہ ایسا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ ہمیشہ نیک باتوں کا حکم دیتے تھے اور بری باتوں سے روکتے تھے لیکن کبھی تلوار کی سختی سے ایسا کام نہیں کیا۔ ہمیشہ ہی حسن نصیحت کے ذریعے اس کام کو کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ توفیق نہ دے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ و طہارت و راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا مانگی ہے اس کی دنیا و آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا دعا ہمیشہ ایسی کرنی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ سے یہ گزارش ہو کہ اگر تیری مصلحت الٰہی اس دعا کو قبول کرنا چاہتی ہے تو قبول فرما لے ورنہ اسے ٹال کے کسی اور رنگ میں ہماری یہ دعا قبول ہو جائے۔

حضور انور نے سورۃ الانبیاء کی آیات 77-78 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ یہ حضرت نوحؑ کی دعا کا نتیجہ تھا کہ اتنے بڑے طوفان سے خدا نے محفوظ رکھا اور ان سب کو جو آپ کے مخالف تھے غرق کر دیا۔ حضور انور نے آیات قرآنی میں مذکور مختلف انبیاء کے حالات اور ان کی دعا کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک دعا ہے کہ اے اللہ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور میرے ساتھ ایک جماعت بنا دے۔ حضور انور نے فرمایا اب دیکھ لو کہ حضرت مسیح موعود کو کروڑ ہا کروڑ کی جماعت عطا ہوئی ہے خدا نے اس دعا کو سن لیا ہے۔ سورۃ النمل آیت 63 کی تشریح میں حضور انور نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیے کہ آرام و آسائش کے دنوں میں بکثرت دعائیں کرے۔ حضور انور نے فرمایا اس بات کی عادت ڈالیں کہ بلاؤں سے پہلے ہی بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعائیں کریں۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات پڑھ کر سنائے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی ایک دعا بیان فرمائی کہ اے میرے قادر خدا! میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش اس دنیا سے اٹھ جائے اور زمین تیرے راست بازوں اور مؤحد بندوں سے بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے۔ اور رسول کریم ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے۔ آمین

عشرہ وصولی وقف جدید

✿ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پاکستان مورخہ 30 نومبر سے 9 دسمبر 2001 تک عشرہ وصولی وقف جدید منا رہی ہیں۔ تمام زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کمیت و کیفیت ہر دو لحاظ سے کامیاب بنائیں اور سو فیصد انصار/افراد جماعت سے نہ صرف ابتدائی وعدے کے مطابق وصولی کو یقینی بنائیں بلکہ سال کے دوران خدا کے فضل سے ان کی مالی وسعت اور حیثیت میں جو اضافہ ہوا۔ اسے ملحوظ رکھ کر وعدہ سے بڑھ کر مالی قربانی خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں۔

عشرہ وصولی کی معین رپورٹ 15 دسمبر تک مرکز کو بھجوا دیں۔

(قیادت وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

✿ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

ضرورت اساتذہ

✿ نصرت جہاں اکیڈمی انگلش سیکشن میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات/خواتین اپنی درخواستیں چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے نام لکھ کر زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

نمبر 1 ریاضی تعلیمی قابلیت B.Sc(Double Math)

نمبر 2 فزکس تعلیمی قابلیت M.Sc

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

گلشن احمد نرسری کی خدمات

(1) موسمی پھولوں کی پنیریاں

(2) گھروں میں کام کرنے کے لئے مالی

(3) خوبصورت لان بنانے کے لئے گلشن احمد نرسری سے رجوع کریں

(4) پھلدار اور موسمی پودہ جات پر سپرے کرنے کا بھی انتظام ہے۔

(5) نیز ہر سائز میں گملے بھی دستیاب ہیں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

خطبہ جمعہ

رمضان مبارک میں اور روزوں میں انسان خدا کی خاطر خدا کی مشابہت میں قریب تر آ جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزاء بن جاتا ہوں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 4 مارچ 1994 بمطابق 21 رمضان المبارک 4- امان 1373 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

آج اللہ کے فضل کے ساتھ رمضان مبارک اپنے آخری عشرے میں داخل ہو چکا ہے اگرچہ سنت کے مطابق اعتکاف کرنے والے ایک دن پہلے سے اعتکاف بیٹھ چکے ہیں لیکن دراصل اعتکاف آخری عشرے کا اعتکاف ہوتا ہے اور چونکہ آخری عشرہ کا تعین کرنا ممکن نہیں تھا- ممکن تھا کہ بجائے تیس دن کے انتیس دن کا رمضان ہو جاتا اس لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت ہمیشہ سے یہی رہی کہ احتیاطاً ایک دن پہلے اعتکاف بیٹھتے تھے- اور اعتکاف کب شروع کیا؟ کیسے ہوا؟ اور کب تک اعتکاف بیٹھے رہے؟ اس مضمون سے متعلق میں سمجھتا ہوں جماعت کو کچھ واقفیت کروانی چاہئے-

علماء تو اکثر جانتے ہیں لیکن نئی نسلوں کے بچے بعد میں آ کر شامل ہونے والے ان باتوں سے بے خبر ہوتے ہیں- یہ تو پتہ ہے کہ اعتکاف (بیت الذکر) میں بیٹھا جاتا ہے لیکن اس سے متعلق دیگر باتوں کا علم نہیں اور خصوصاً سنت کی تفصیل سے بے خبری ہے اور جب تک ہم سنت کی روشنی میں اعتکاف کو نہ سمجھیں اس وقت تک اس سے حقیقی فائدہ نہیں اٹھا سکتے-

اعتکاف کا پس منظر یہ ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے اور عبادت فرض ہوئی ہے اعتکاف کا تصور عبادت کے ساتھ ملحق رہا ہے اور کبھی بھی اسے جدا نہیں کیا گیا چنانچہ پہلا گھر جو خدا کے لئے بنایا گیا اس کے مقاصد میں بھی اعتکاف کو داخل فرمایا گیا اور معتکفین کی خاطر بھی (بیت) کو پاک اور صاف رکھنے کی تلقین فرمائی گئی- اسی طرح دنیا کے تمام مذاہب میں آغاز ہی سے اعتکاف کا تصور ملتا ہے میں نے جہاں تک موازنہ مذاہب سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا ہے مجھے ایک بھی ایسا مذہب معلوم نہیں ہوا جس میں اعتکاف کا تصور موجود نہ ہو لیکن (دین) تک پہنچتے پہنچتے یہ تصور زیادہ پختہ ہو گیا تھا اور زیادہ بالغ بن چکا تھا- کیا فرق پیدا ہوا ہے؟ یہ میں آپ کو بعد میں سنت کے حوالے سے بتاؤں گا- لیکن عموماً اعتکاف کہتے ہیں خدا کی یاد میں ایک طرف ہو رہنا اور دنیا سے ظاہری قطع تعلق کر کے جس حد تک ممکن ہے انسان اپنے آپ کو یاد الٰہی میں وقف کر دے- بعض مذاہب میں اس اعتکاف میں غلو کیا گیا یہاں تک کہ زندگی بھر دنیا سے تعلق کاٹ کر الگ رہنے کا نام ہی اعتکاف سمجھا گیا- اور بہت سے راہب اور اسی طرح ہندو سادھو وغیرہ جو دنیا سے قطع تعلق کر کے بعض دفعہ پہاڑوں کی کھوہوں میں جا بیٹھتے ہیں اور کلیۃً دنیا سے بیگانہ ہو جاتے ہیں یہ اعتکاف ہی کی بگڑی ہوئی صورت ہے جو اعتکاف میں مبالغے کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے- قرآن کریم نے عمر بھر کے لئے دنیا سے قطع تعلقی کو ناپسند ہی نہیں فرمایا بلکہ واضح طور پر اس کی مناہی موجود ہے اور یہ فرمایا گیا ہے کہ عیسائیوں میں بھی جو رہبانیت کا رواج پایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے آغاز میں اس صورت میں رہبانیت ان پر فرض نہیں فرمائی تھی بلکہ بعد میں ان لوگوں نے اس مضمون کو بگاڑ کر اسے عمر بھر کی دنیا سے قطع تعلقی پر منتج کر دیا اور ایک اچھی پر حکمت تعلیم کو بظاہر نیکی کی خاطر، مگر بگاڑ دیا- اور ایسا بنا دیا کہ ہر انسان کے بس میں وہ بات نہ رہی-

قرآن کریم ایک عالمگیر تعلیم ہے- اور قرآن کریم کا تعلق خانہ کعبہ کے تمام مقاصد سے بہت گہرا ہے- اور قرآن کریم کا طریق یہ ہے کہ ان تمام نیکیوں کو ان کی اصل صورت پر بحال کیا جائے جس صورت میں وہ آغاز میں فرض ہوئی تھیں- نیکیوں کی وہ صورت بحال کی جائے جو اللہ تعالیٰ بندوں سے چاہتا ہے اور اس ضمن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ ہم نیکیوں کی ماہیت کو سمجھ سکیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ساری زندگی اس بات کا نمونہ تھی کہ خدا سے تعلق قائم کرنا دنیا سے کلیۃً تعلق کاٹنے کو نہیں کہتے بلکہ اسے فرار کہا جاتا ہے- اگر انسان دنیا سے کلیۃً جدا ہو جائے اور اس کی کشش اور جذب سے اتنا دور ہٹ جائے کہ اس کی آزمائش کا سوال ہی باقی نہ رہے تو اسے خدا پرستی نہیں کہا جاتا، اسے دنیا کے خوف سے اس سے بھاگنا قرار دیا جا سکتا ہے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ساری زندگی جو قطع تعلقی کے نمونے ہمیں دکھاتی رہی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر اس سے الگ رہنا اور اس سے مرعوب نہ ہونا اور اس سے مغلوب نہ ہو جانا- اسی کا نام جہاد ہے تمام زندگی انسان ایسے جہاد میں مصروف رہے کہ ہر طرف سے چاروں طرف سے آزمائشیں بار بار مبتلا کریں اور ٹھوکر لگانے کی کوشش کریں لیکن انسان صراط مستقیم پر مضبوط قدموں کے ساتھ گامزن رہے اور کسی دوسری آواز کی طرف متوجہ نہ ہو- یہ دراصل اللہ کے لئے دنیا سے الگ ہو جانا ہے جو سنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے اور قرآن کریم کی تمام تعلیم اسی مرکزی نقطے کے گرد گھومتی ہے- اسی کا نام صراط مستقیم ہے- اسی کا نام حد اوسط ہے- اسی کو "لا عوج لہ" کے نام سے یاد کیا گیا ہے- گویا کہ اپنی راہ پر جو وسطی راہ ہے، نہ افراط کی راہ ہے نہ تفریط کی راہ ہے، نہ حد سے زیادہ آگے بڑھا جا رہا ہے، نہ فرائض کی ادائیگی میں کوئی کمی کی جا رہی ہے، اس متوازن رستے پر رہتے ہوئے اپنی زندگی گزارو اور ثابت

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

قدم رہو- یہی مضمون اعتکاف کا مضمون ہے- اعتکاف بھی دنیا سے کچھ دیر کے لئے اس طرح الگ ہونے کا نام ہے کہ بظاہر انسان کلیۃً کٹ گیا ہو اور آزمائش سے نکل گیا ہو- لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس مضمون پر بھی حیرت انگیز روشنی ڈالی ہے- اور اسے قربانی قرار دیا ہے- آزمائش سے الگ ہو جانے کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نیکی کا اعلیٰ درجہ نہیں بلکہ قربانی قرار فرمایا ہے-

پہلے تو میں آپ کو مختصر یہ بتاؤں کہ آنحضورؐ کا اعتکاف کیسے تھا- کس طرح شروع ہوا- سب سے پہلے تو رمضان مبارک کے ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو اعتکاف شروع کیا وہ وسط رمضان میں ہوا کرتا تھا یعنی رمضان کے دوسرے عشرے کے آغاز سے شروع ہوتا تھا اور آخر تک جاری رہتا تھا- لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اعتکاف کو سورج ڈوبنے کے بعد اگلا دن شروع ہونے کے وقت ختم نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ آخری رات کو بھی بیچ میں شامل فرما لیتے تھے اور اکیس کی صبح کو اپنا اعتکاف ختم کیا کرتے تھے- کچھ عرصہ یہی طریق جاری رہا اور حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ معیت کے شوق میں کئی صحابہ نے آپ کے ساتھ مسجد میں بیٹھنا شروع کر دیا- بلکہ امہات المومنین میں سے بھی بعض نے وہاں اپنے خیمے لگا لئے- ایک موقع پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق آتا ہے کہ آپ نے اپنا خیمہ آنحضورؐ کی اجازت سے مسجد کے صحن میں گاڑ لیا- جب دوسری ازواج کو پتہ چلا تو دیکھا دیکھی اسی شوق میں کہ یہ کیوں آگے بڑھ گئی ہم بھی ساتھ شامل ہوں خود حضرت عائشہؓ سے سفارش کروا کر پہلے اجازت لی پھر آہستہ آہستہ اور خیمے بھی لگنے شروع ہو گئے جس کی براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اجازت نہیں لی گئی بلکہ حضرت عائشہؓ ہی سے اجازت لے کر کہ چلیں ہم بھی گاڑ لیں- آپ نے فرمایا ہاں تم بھی لگا لو- چنانچہ وہ خیمے لگ گئے- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب تشریف لائے اور مسجد میں خیمے دیکھے تو آپ نے فرمایا- یہ کیا ہو رہا ہے- یہ کیسے خیمے لگے ہوئے ہیں تو بتایا گیا کہ یہ امہات المومنین کے خیمے ہیں- آپ کی ازواج کے خیمے ہیں- آپ نے فرمایا ان کے ہاں نیکی کا یہ تصور ہے- اس کو نیکی کہتے ہیں؟ ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا- یعنی نیکی ایک طبعی خود رو خواہش کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے مگر نقالی کے نتیجے میں نہیں ہوتی- اور اتنا اس بات کو ناپسند فرمایا کہ اس رمضان مبارک میں اعتکاف نہیں فرمایا- اور اس سال کا اعتکاف کا ناغہ شوال میں پورا کیا- آپ نے فرمایا اس حالت میں میں اس مسجد میں نہیں بیٹھوں گا- اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کی ایک عجیب شان ہے- ان بیویوں کو فرما سکتے تھے کہ تم یہاں سے نکل جاؤ، خیمے اٹھا لو- کیوں نہیں کہا- اس لئے کہ مسجد میں اعتکاف کا عورت کا حق تسلیم فرما چکے تھے- اور یہ حق حضرت عائشہؓ کی صورت میں تسلیم ہو چکا تھا تو باقی بیویوں کی صورت میں کیا عذر تھا کہ ان سے کہا جاتا کہ نہیں، تمہیں اجازت نہیں ہے- لیکن چونکہ یہ محسوس فرمایا کہ اس میں نیکی کی خواہش سے زیادہ بیویوں کے آپس کے مقابلے کا رجحان زیادہ دکھائی دے رہا ہے- اس لئے آپ نے فرمایا کہ یہ نیکی نہیں رہی کہ اس طرح اگر نقالی کرتے ہوئے نیکی اختیار کی جائے جس میں آپس کی رقابت کار فرما ہو تو فرمایا یہ نیکی نہیں رہتی- اور اس پر ایک ہی فیصلہ آپ فرما سکتے تھے کہ اچھا ان کو تو نہیں ہٹا سکتا یہاں سے، میں خود ہٹ جاتا ہوں- پس یہ عجیب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت- اتنی گہرائی ہے اس سیرت میں کہ انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے- کیسا پاکیزہ تعلق تھا اپنی ازواج سے- ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو ڈانٹ ڈپٹ کر اور غصے کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے عجیب انداز سے کہ اس سے حقوق پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑتی اور جو تکلیف اٹھائی وہ خود اٹھائی- لیکن اعتکاف کا ناغہ نہیں فرمایا چنانچہ شوال کے ایام میں آپ اعتکاف بیٹھے-

بیچ کے دنوں کا اعتکاف آخری عشرے کے اعتکاف میں کیسے تبدیل ہوا؟ ایک دفعہ صبح کے وقت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے وہ رات دیکھی ہے- یعنی لیلۃ القدر مراد تھی- اور وہ دیکھی ہے اکیس کی صبح کے تعلق میں- جبکہ اعتکاف ختم ہو چکے تھے- آپ نے فرمایا اس کی مجھے علامتیں بھی دکھائی گئی ہیں- بارش ہو رہی ہے اور چھت ٹپک رہی ہے اور میں سجدہ کرتا ہوں تو میرے ماتھے پر گیلی مٹی لگ جاتی ہے- اور پانی بھی مجھ پر پڑا ہوا ہے- یہ فرمانے کے بعد فرمایا کہ میں پوری طرح یاد نہیں رکھ سکا کہ بعینہٖ وہ کونسی رات ہے مگر یہ نظارہ میں نے اکیس کی رات کو دیکھا ہے- اس لئے آئندہ سے میں آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھا کروں گا- پس جن لوگوں نے میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنے کی سعادت پائی ہے (یعنی لفظ سعادت وہاں تو استعمال نہیں فرمایا تھا میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ سعادت پائی ہے) وہ میرے ساتھ اسی رمضان میں اس عشرے میں بھی بیٹھیں- تو اس آخری عشرے میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے اور وہ سال ایسا تھا کہ دو اعتکاف اکٹھے ہو گئے- ایک وسطی عشرے کا اور ایک آخری عشرے کا- اور راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی رات بارش بھی ہوئی- اور ہم نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیشانی پہ وہ مٹی لگی ہوئی دیکھی ہے- وہ چھت ٹپکی ہے اور خاص طور پر اس رویاء کی صداقت کے اظہار کے طور پر وہاں پر ٹپکی کہ جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سجدہ فرمایا کرتے تھے اور پھر ہم نے دیکھا کہ آپؐ بھیگ چکے تھے اور ماتھے پر وہ گیلی مٹی لگی ہوئی تھی- یہ روایت بخاری کتاب الاعتکاف سے لی گئی ہے اور اس کے راوی ہیں ابو سعید الخدریؓ جو بہت مشہور اور ثقہ راوی ہیں-

پس اس دن سے یہ سنت پختہ ہو گئی اور اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پھر تمام زندگی قائم رہے کہ رمضان مبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور دیگر اصحاب جن کو توفیق ملتی اور مسجد میں ان کے لئے جگہ ملتی ان کو بھی اجازت تھی کہ وہ ساتھ بیٹھیں-

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عام طور پر اس جگہ اعتکاف بیٹھتے تھے کہ جہاں آپ کے گھر کی طرف اندرون خانہ ایک کھڑکی مسجد میں بھی کھلتی تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ بعض دفعہ سر میں تیل لگانا ہوا اور کنگھی کرنی ہوا تو آپؐ کھڑکی سے سر باہر کر دیا کرتے تھے یعنی گھر کی طرف اور میں وہیں سے آپؐ کے سر پہ تیل لگا کر کنگھی کر دیا کرتی تھی-

اس حدیث کو اپنے اصل مسلک سے ہٹا کر فقہاء میں یہاں تک بحثیں راہ پا گئی ہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر حجامت بنوانا جائز ہے کہ نہیں ہے- اور فتویٰ دینے والوں نے فتویٰ یہی دیا کہ جائز ہے- اور حوالہ اس حدیث کا دیتے ہیں- مجھے تعجب ہوا کہ جب میں نے جماعت احمدیہ کی فقہ میں دیکھا جو ہمارے ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کی تحریر کردہ ہے تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا تھا- باقاعدہ بحث اٹھائی گئی تھی کہ سوال ہے کہ مسجد میں اعتکاف کے دنوں میں بیٹھ کر سر منڈوانا، حجامت کروانا جائز ہے یا نہیں- تو جواب یہ ہے کہ جائز تو ہے مگر مکروہ ہے- اور مکروہ ہونے کے لحاظ سے حضرت امام مالک کا حوالہ دیا گیا ہے کہ انہوں نے اس بات کو ناپسند فرمایا- اس کو ناجائز اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مسجد میں ہوتے ہوئے اعتکاف کی حالت میں سر کھڑکی سے باہر کیا اور وہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کے سر پہ تیل بھی لگایا اور کنگھی بھی کی- اب اس سے یہ ثابت ہو جانا تو حیرت انگیز بات ہے- سوال یہ ہے کہ بعض باتیں ایسی ہیں جن کا فتاویٰ سے تعلق نہیں ہوتا- سیدھی سادی عقل سے تعلق ہوتا ہے- مسجد میں حجام آنے شروع ہو جائیں اور وہاں کپڑے بچھائے جائیں اور ان پر حجامتیں ہو رہی ہوں، ایسا بھیانک تصور ہے کہ اس پر یہ سوال اٹھانا ہی بے وقوفی ہے کہ یہ جائز ہے کہ ناجائز ہے- اب یہ سوال اٹھنے شروع ہو جائیں فقہ میں کہ ایک آدمی اپنی ٹانگوں کے ساتھ رسیاں باندھے 'الٹا لٹک جائے' الٹا لٹک کے کھانا کھائے یہ جائز ہے کہ ناجائز ہے- تو جواب دیا جائے کہ جائز تو ہے مگر مکروہ ہے- جواب یہ ہونا چاہئے کہ تمام اہل عقل کے لئے ناجائز ہے اور جو بے وقوف ہیں ان کے لئے ہر چیز جائز ہے- پھر مسئلہ کیا پوچھتے ہیں- پس جب آپ ان روایات کو یا دیگر روایات کو پڑھتے ہیں- وہ روایات جن کا اعتکاف یا عبادتوں سے تعلق ہے وہاں بہت سے ایسے مضمون راہ پا گئے ہیں جن پر تعجب ہوتا ہے کہ یہ سوال اٹھائے کیوں گئے ہیں- لیکن اگر آج کل کا کوئی تعلیم یافتہ انسان تمام فقہی بحثوں کو پڑھے جن کا ذکر ہمارے فقہاء کی کتب میں ملتا ہے- تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے- بعض تنفر ہو کے دین سے ہٹ جاتے ہیں- کہتے ہیں یہ فقہ ہے مذہب کی- جو سب سے اعلیٰ مذہب، سب سے کامل مذہب اور یہ لغو بحثیں اس میں اٹھائی جا رہی ہیں- کوا حلال ہے کہ حرام ہے- اگر مکروہ ہے تو اسے طیب بنانے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے چاہئیں- کتنے دن بھوکا رکھا جائے- کتنے دن صرف پانی پلایا جائے تاکہ اس کا سابقہ گند دور ہو جائے اور اس کا گوشت حلال بن جائے- کتابیں لکھی گئی ہیں اس پر- ایسی ایسی بحثیں اٹھائی گئی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے- ایک دوسرے کو مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے تھے- جو کہتے تھے کوا کھانا جائز ہے وہ کہتے تھے کہ ہم

اس کے خلاف کوئی بات سننے کو تیار نہیں - اور تم دین کو بگاڑ رہے ہو جب کہتے ہو کہ کوا حرام ہے -

میں آپ کو یہ اس لئے سمجھا رہا ہوں کہ اعتکاف کے تعلق میں بھی جو روایتیں ملتی ہیں ان کو عقل سے پہچاننا چاہئے - یہ دیکھنا چاہئے کہ ان کی روح کیا ہے - روح وہی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی اور جس پر عمل کیا کہ کوئی غیر ضروری بات نہیں کرنی - نہ مسجد کے اندر نہ مسجد کے باہر - مسجد سے باہر نکلنا ہے تو حوائج ضروریہ کی خاطر نکلنا ہے - اور وہاں سنگھار پٹار بھی نہیں کرنا - اور وہاں وہ زینت بھی نہیں اختیار کرنی جو عام طور پر جائز ہے - اس حدیث سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے میں اس کے بالکل برعکس نتیجہ نکال رہا ہوں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود صبح اور شام اپنے گھر میں حوائج ضروریہ کے لئے داخل ہوا کرتے تھے - وہاں کنگھی اٹھا کر خود بھی کنگھی کر سکتے تھے - وہاں خود بھی تیل کی مالش سر پہ فرما سکتے تھے - لیکن نہیں کیا -

کیونکہ اسے بنیادی حوائج ضروریہ میں ایسا نہیں سمجھا (حوائج ضروریہ کا مطلب یہ ہے انتہائی بنیادی ضرورت) کہ اس پر بھی وقت لگایا جائے - ورنہ کئی لوگ ایسے ہیں اور خصوصاً اگر خواتین بھی اعتکاف بیٹھیں تو وہ تو بعض دفعہ آدھا آدھا گھنٹہ اپنے چہرے درست کرنے پر لگا دیتی ہیں - تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کو گہری نظر سے پڑھنا چاہئے پھر صحیح سبق ملیں گے - پس اس روایت سے مسجد میں دوسری چیزیں نہ کرنے کا ثبوت تو ملتا ہے' کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا - بالکل برعکس نتیجہ ہے - پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اعتکاف یہ تھا کہ مسجد سے باہر نکلتے تو محض اتنا فرض ادا کرتے جس کا مسجد میں ادا کرنا ممکن نہ ہو - اور جہاں مسجد میں بعض چیزیں کرنا مناسب نہیں سمجھتے تھے وہاں سر باہر نکال لیا' اگر کسی کے لئے ایسا موقع ہو تو کسی کا گھر اس طرح ساتھ جڑا ہوا تو اس کو یہ اجازت ہے مگر اس سے زیادہ کی نہیں - مگر جہاں تک ضروری امور میں بعض مشوروں کا تعلق ہے وہ مسجد میں رہ کر اعتکاف کی حالت میں بھی ناجائز نہیں ہے -

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ ایک موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے خیمے میں گئیں اور وہاں کچھ دیر بعض اہم امور پر آپس میں باتیں ہوئیں - اور یہ بات اعتکاف کی روح کے خلاف نہیں تھی - جب آپ اٹھنے لگیں تو آپ نے فرمایا ٹھہرو میں بھی چلتا ہوں - اور اس میں بھی ایک عجیب شان ہے آپؐ کے عظیم اخلاق کی - مسجد کو اس وقت اپنا گھر بنا بیٹھے تھے - اپنے گھر ایک باہر کا مہمان آیا تھا اس کی عزت افزائی کے لئے مسجد کے دروازے تک چھوڑنے گئے ہیں - عجیب شان ہے - فرمایا ٹھہرو ٹھہرو' میں بھی چلتا ہوں ساتھ - میں تمہیں وہاں تک چھوڑنے جاتا ہوں جہاں تک میں جا سکتا ہوں اور مسجد کے دروازے پر جا کے الوداع کہا - یہ وہی موقع ہے جس کے متعلق وہ حسن ظن اور بدظنی کے متعلق ایک عجیب روایت ملتی ہے اس وقت دو انصاری اس جگہ سے گزر رہے تھے جہاں مسجد کے دروازے سے وہ اندر دیکھ سکتے تھے کہ کیا ہو رہا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھا تو سلام کیا - آپؐ نے فرمایا - ٹھہرو ذرا بھی آگے نہیں جانا - یہ جو میرے ساتھ خاتون کھڑی باتیں کر رہی تھیں یہ میری بیوی ہیں - یہ صفیہ ہیں - ان کو اس سے بہت صدمہ پہنچا کہ یا رسول اللہ ہم آپ پر بدظنی کر سکتے ہیں اور پھر وہ بھی مسجد میں اعتکاف کی حالت میں - تو آپؐ نے یہ کیوں فرمایا - تو آپؐ نے فرمایا کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون میں دوڑ رہا ہے - اس لئے تمہاری خاطر کہ کہیں خدانخواستہ تمہیں کوئی ٹھوکر نہ لگ جائے - اس لئے میں نے تمہیں بتا دیا کہ یہ کون ہے -

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اعتکاف تھا - اعتکاف میں عبادت میں بہت شدت اختیار کرتے تھے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنا سوتے تھے کتنا نہیں - مگر روایات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عام عبادات کے مقابل پر رمضان کی عبادت بہت زیادہ ہوتی تھی - اور رمضان کے عام دنوں کی عبادت کے مقابل پر آخری عشرے کی عبادت بہت ہوا کرتی تھی - یہ دستور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسی طرح جاری رہا یہاں تک کہ آخری سال' جس سال آپ کا وصال ہوا ہے' اس سال کے رمضان مبارک میں آپ نے پھر بیس دن کا اعتکاف کیا ہے - کوئی ایسی بات

آپ کو معلوم ہوئی ہے جس کے نتیجے میں عام سنت سے ہٹ کر پھر پہلی سنت کی طرف واپس گئے ہیں اور دس دن کی بجائے بیس دن کا اعتکاف کیا - یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آخری سال بھی بیس دن کا ہی اعتکاف تھا - اور پھر آپ کا وصال ہوا ہے - کچھ ایسی باتیں ہیں جن کا ہمیں معین علم نہیں ہو سکا کیونکہ بعض وحی کے ذریعے پہنچنے والی ایسی اطلاعات ہوتی تھیں جن کو شاید صحابہ کو صدمے سے بچانے کے لئے آنحضورؐ کھل کر بیان نہیں فرماتے تھے - وصال کے متعلق بھی مجھے قطعی یقین ہے کہ آپ کو پوری طرح مطلع فرما دیا گیا تھا - لیکن آپ ان باتوں کو صحابہؓ سے چھپا لیتے تھے - یہی وجہ ہے کہ یہ جو بیس دن کا اعتکاف ہے اس کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا کہ کیوں کیا تھا - مگر جب ہم ان دونوں باتوں کو جوڑ کر دیکھتے ہیں کہ پہلے دس دن کا ہوا کرتا تھا تو وہ بیچ کے عشرے سے آخری عشرے میں چلا گیا اور وہ ایک اعتکاف بیس دن کا تھا - تو وہ جوڑ جو پیدا ہوا تھا وہاں سے آغاز تھا زیادہ سے زیادہ اعتکاف کا - اسی زیادہ سے زیادہ اعتکاف کی حالت میں آپ نے آخری رمضان گزارا ہے -

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رمضان کی کیفیت سے متعلق کچھ روایتیں آپ کے سامنے پیش کر رہا تھا - وہ ملتا جلتا مضمون ہے جو مختلف روایتوں میں ملتا ہے میں پھر آپ کے سامنے اس کو رکھتا ہوں -

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں - یہ بخاری کی حدیث ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت اور بھی زیادہ ہو جاتی تھی جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تھے اور قرآن کا دور کرتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان دنوں تیز آندھیوں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے -

(بخاری کتاب الصیام باب اجود ما کان النبی صلی اللہ عیہ وسلم یکو ن فی رمضان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا:

"ان للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد"

کہ ہر انسان کے لئے روزہ فطار کرنے کے وقت ایک ایسی دعا کا وقت ہوتا ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جاتی - افطار کے وقت عموماً خوش گپیوں میں لوگ مصروف ہو جاتے ہیں اور ایک طبعی بات ہے سارا دن پابندیوں کے بعد جب پابندی اٹھتی ہے وہ خوش ماحول میں گفت و شنید ہوتی ہے - مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ایسا وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ خصوصیت سے وہ دعا قبول کرتا ہے اس لئے اپنے اس وقت کو خوش گپیوں میں ضائع نہیں کرنا چاہئے - بے تکلف گفتگو بیشک کریں - لیکن دعا کو ہر وقت پیش نظر رکھیں - اور دعا سے غافل نہ رہیں - یہ جو دعا کا خاص وقت ہوا کرتا ہے اس کے پیچھے ہمیشہ حکمت ہوتی ہے - سارا دن اللہ کی خاطر جب انسان روزہ رکھتا ہے اور تمام جائز چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے تو جب دوبارہ اللہ ہی کے نام پر انہیں شروع کرتا ہے تو جس طرح انسانی دل کی کیفیت ہوتی ہے وہی مثال تو نہیں دی جا سکتی - مگر اور چارہ نہیں ہے انسانی جذبات اور کیفیت کا حوالہ دیئے بغیر ہم ایک دوسرے کو بات سمجھا نہیں سکتے - تو جس طرح کوئی انسان کسی کی خاطر کوئی کارنامہ سرانجام دے کر واپس آتا ہے تو اس کی پیٹھ پر پھر وہ تھپکی دیتا ہے اور خوشی کے کلمات اس سے کہتا ہے - اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے' ایک طبعی امر ہے - تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں سے ایسا ہی سلوک فرماتا ہے - اور اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ سارے دن کے بعد روزہ کھولا ہے تو خدا تعالیٰ اس وقت خاص "مانگ کیا مانگ" کے جلوے میں ہوتا ہے - اور اس وقت کوئی دعا ایسی کرنی چاہئے جو انسان کی عاقبت کو درست کر دے - عاقبت سنوار دے - لیکن ایسا تبھی ہوتا ہے جب انسان اس امر مفوضہ' یعنی اس کام کو باحسن سرانجام دے' جو اس کے سپرد کیا گیا ہو - اگر کام احسن طریق پر کرنے کی بجائے اسے بگاڑ کر آیا ہو تو پھر اس سے یہ سلوک نہیں ہوا کرتا - پس یہ نہ خیال کریں کہ یہ کوئی میکانکی چیز ہے - خود بخود ہی روزہ دار کو یہ موقع ملتا ہے کہ اس کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی - ان روزے داروں کا ذکر ہے جو روزے کو اچھی طرح گزارتے ہیں اور ایسے انداز سے گزارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑتی ہے - پھر جب وہ کام کو مکمل کر لیتے ہیں تو ان کی کوئی دعا ایسی ہے جسے خدا ضرور سن لیتا ہے - پس اس پہلو سے اپنے روزوں کو بھی سنوارنے کی کوشش کریں -

(بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ان یبد لوا کلام اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ تو میرے لئے ہے میں ہی اس کی جزا بن جاتا ہوں

یعنی روزوں کے ذریعے وصال الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہ اس لئے ہے کیونکہ میرا بندہ میرے لئے روزے میں اپنی جائز خواہشات اور اپنے کھانے پینے کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ فرمایا کہ روزہ گناہوں کے خلاف ایک ڈھال ہے اور روزے دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک وہ خوشی جو اسے اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ خدا کے فضل سے اپنے روزوں کو مکمل کر لیتا ہے۔ یعنی ہر روز جب وہ روزہ مکمل کرتا ہے تو اسے خوشی میسر آتی ہے یہ خوشی اسے دنیا میں ملتی ہے۔ اور ایک وہ خوشی ہے جو اسے آخرت میں ملے گی جب وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے راضی ہوگا۔ نیز آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کو مشک کی بو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

اس حدیث میں ''میں جزا بن جاتا ہوں'' کا جو مضمون ہے وہ کھول کر سمجھایا گیا ہے۔ مگر عبادات میں انسان جائز باتیں ترک نہیں کرتا۔ کوئی اور عبادت ایسی نہیں ہے جو وہ جائز چیزیں جو انسان کے لئے خدا تعالیٰ نے خود قرار دے دی ہیں، وہ خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہو۔ ایک روزہ ایسی چیز ہے جس میں تمام حلال باتیں بھی منع ہو جاتی ہیں سوائے سانس لینے کے کیونکہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر پھر زندگی نہیں چل سکتی۔ تو خدا کے قریب ترین آنے والی عبادت روزہ ہے جو خدا سے مماثلت میں سب سے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے کہ کسی غذا کا محتاج نہیں۔ کسی پانی کا محتاج نہیں۔ اور روزمرہ زندگی میں انسان ان چیزوں کا محتاج رہتا ہے۔ عبادتیں پھر بھی ساتھ جاری رہتی ہیں۔ رمضان مبارک میں اور روزوں میں انسان خدا کی خاطر خدا کی مشابہت میں قریب تر آ جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی جزاء بن جاتا ہوں۔ یعنی اس نے زیادہ سے زیادہ میرے قرب کی کوشش کی ہے۔ عبادت کا جو لفظ ہے (یہ دراصل عبادت اور عبودیت یہ دو الفاظ ہیں اسی طرح ایک عبدیت کا لفظ بھی ہے جس میں عبد کا مضمون پایا جاتا ہے)۔ عبد کہتے ہیں غلام کو۔ عبد کہتے ہیں اس شخص کو جس کا اپنا کچھ نہ رہا ہو اور انہی معنوں میں اللہ نے قرآن کریم میں انسانوں کے لئے عبد کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس لئے کہ وہ پیدائشی غلام ہیں۔ ''گھر سے تو کچھ نہ لائے'' والا مضمون ہے۔ نہ اپنی بناوٹ میں ان کا کوئی عمل دخل، نہ اپنی بقا میں ایک ذرے کا بھی ان کی کمائی کا کوئی دخل ہے۔ یہ تمام تر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے احسانات کا مرہون ہے اور اسی کی تخلیق کے نتیجے میں انسان کو وجود کی خلعت بخشی جاتی ہے۔ تو وہ پیدا غلام ہوا ہے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس کا اپنا کچھ نہیں۔ کیونکہ غلام کی تعریف یہ ہے کہ جس کا اپنا کچھ نہ ہو۔ اور پھر اسے عارضی طور پر ملکیتیں عطا ہوتی ہیں یہاں تک کہ پھر اس سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ از خود اپنی ملکیتوں کو ترک کر کے خدا کے سپرد کرنا شروع کرو۔ اور یہ عبادت ہے۔ عبادت کا اعلیٰ مقصد یہی ہے کہ انسان کو اس بات کی تربیت دے کہ خالی ہاتھ آیا تھا دنیا میں، آکر ہاتھ بھر گئے۔ بہت سی چیزیں مل گئیں۔ بہت سی چیزوں سے تعلقات قائم ہو گئے، اب از خود، جبراً نہیں، موت کے ذریعے نہیں، بلکہ خود اپنے اوپر ایک موت طاری کر کے ان چیزوں کو خدا کے سپرد کرنا شروع کرو۔ ساری نہیں تو کچھ نہ کچھ کرو۔ لمبے عرصے تک نہیں تو کچھ عرصے کے لئے کرو، یہاں تک کہ تمہارا ارادہ تمہاری عبدیت میں شامل ہو جائے اور اس کا نام عبادت ہے۔

عبودیت سے عبادت کا یہ فرق ہے۔ عبودیت میں تو بندے کے جتنے سلوک ہیں وہ سارے اس لفظ میں آ جاتے ہیں۔ عبادت بندے کے اس تعلق کو کہتے ہیں جو از خود اپنے شرح صدر کے ساتھ اپنی ملکیتوں کو خدا کی طرف لوٹا رہا ہے اور اپنے تعلقات کو اس کے لئے خاص کر رہا ہے دنیا سے تعلق کاٹتا ہے۔ اللہ کے سپرد ہو جاتا ہے۔ اپنی تمناؤں کا مرکز اس کو بنا لیتا ہے۔ تو ہر جگہ جو انتقال ہے ذہنی ہو یا عملی ہو یہ دراصل خدا کی ہی چیز خدا کے سپرد کرنے والی بات ہے۔ یہ حالت جب ترقی کرتی ہے تو اس کو مزید مدد دینے کے لئے روزہ جگہ جگہ اس کے سہارے کے لئے آکے کھڑا ہو جاتا ہے اس حالت میں اپنے تمام وجود کو اس طرح خدا کے سپرد کر دینا کہ گویا موت کے قریب پہنچ جائے۔ اور رمضان جب گرمیوں میں آتے ہیں تو وہ واقعی موت کے قریب پہنچانے والی بات ہے۔ ہم نے خود بہت سخت رمضان ربوہ کے ابتدائی دنوں میں کاٹے ہیں۔ ایسے سخت رمضان تھے وہ کہ آپ یہاں بیٹھ کے تو اس کا تصور کر ہی نہیں سکتے۔ بعض دفعہ ایک ایک ہفتے تک ایک سو بیس درجے سے اوپر درجہ حرارت رہتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے ایک سو چوبیس درجہ تقریباً دن رات رہتا تھا کیونکہ دن کو دھوپ پڑتی تھی اور رات کو پہاڑیاں ریڈی ایشن (Radiation) کرتی تھیں اور دن کی جذب کی ہوئی گرمی وہ سورج کی قائم مقامی میں واپس چھوڑ رہی ہوتی تھیں۔ اور ہم ٹمپریچر دیکھتے تھے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا نہ دن کو نہ رات کو۔ حالانکہ عرب میں بہت گرمی ہوتی ہے لیکن رات بہت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اس لئے کچھ ریلیف (Relief) مل جاتا ہے۔ تو روزہ اس طرح کھولتے تھے کہ نیم مردہ کی حالت ہوتی تھی۔ اور بعض لوگ چادریں بھگو بھگو کر اوپر لیتے تھے۔ پنکھے بھی نہیں تھے۔ بڑی سخت گرمیاں تھیں۔ بجلی کوئی نہیں تھی۔ مکان تھوڑے تھے اور مٹی بہت اڑتی تھی۔ عجیب قسم کی بلائیں تھیں جو گھیرے ہوئے تھیں۔ لیکن اللہ نے اس زمانے میں بھی بچوں کو اور بڑوں کو خوب توفیق دی اور اپنے فضل سے ان بد اثرات سے بھی بچا لیا۔

رمضان خدا کی خاطر ایسی سختیوں کا نام ہے جو بعض دفعہ موت کے منہ تک پہنچا دیتی ہیں اور اس کے نتیجے میں اللہ کہتا ہے کہ اب میں جزاء ہوں۔ اور فرماتا ہے کہ مجھے ایسے شخص کے منہ کی بدبو بھی جو رمضان میں میری خاطر اس نے قبول کر لی ہے، یہ کستوری کی خوشبو سے بہتر لگتی ہے۔ یہ مراد تو نہیں ہے کہ کستوری کی خوشبو اللہ تعالیٰ سونگھتا ہے۔ لیکن خالق کو اس چیز کی صفات کا علم ہوتا ہے۔ جب تک ایک خالق کو اس چیز کی صفات کا علم نہ ہو وہ چیز بنا ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ کہنا بے ہودہ بات ہے کہ وہ سونگھ سکتا ہے کہ نہیں۔ جو چیز اس نے پیدا کی ہے اس کے تمام خواص سے وہ واقف ہے ورنہ اس کی تخلیق کے ڈیزائن میں وہ خواص آ ہی نہیں سکتے۔ پس یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ بدبو کیا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ خوشبو کیا ہوتی ہے۔ اور اس موقع پر وہ خوشبو پر بو کو ترجیح دے رہا ہے۔ لیکن اس سے مومن عموماً یہ تو خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمارے رمضان کی منہ کی بو اچھی بات ہے، کوئی حرج نہیں۔ لیکن یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے بعد بھی تمہارے منہ بدبو پسند ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت جو سارا سال جاری رہتی تھی اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس کا مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے پاک بندے اپنے منہ کو ہمیشہ صاف رکھتے ہیں اور سوائے رمضان کی مجبوری کے ان کے منہ سے بو نہیں آتی۔ یہ پہلو بھی تو دیکھیں۔ اس لئے رمضان میں تو مجبوری ہے رمضان کے بعد خوب مسواک کیا کریں۔ اور اپنے منہ کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں۔ منجن استعمال کریں۔ کلیاں باقاعدہ وضو کے ساتھ تو کرتے ہیں۔ کھانے کے بعد بھی کیا کریں۔ اس سے آپ کے دانت وغیرہ بھی ٹھیک رہیں گے۔ اور پھر رمضان میں جب داخل ہوں گے پھر آپ کے منہ کی بو وہ بو بنے گی جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔ ورنہ رمضان سے باہر بھی وہی بو تھی تو پھر خدا کو یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ مجھے تمہارے منہ کی بو کستوری سے بہتر لگتی ہے۔ کیونکہ وہ بو تو پھر تمہارے اپنے مزاج کی بو ہے خدا تعالیٰ کی خاطر نہیں ہے۔

میں نے یہ پہلے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان میں دنیا کے ابتلاؤں سے بچنے کو قربانی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ روزے دار جب دنیا سے کٹ کر مسجد کا ہو رہتا ہے تو میں اسے خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ مسجد سے باہر جو نیک کام کیا کرتا تھا ان سے محرومی کا اس کو کوئی صدمہ نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ تمام نیک کام اس کے نہ کرنے کے باوجود اس کے کھاتے میں لکھ دیئے ہیں۔ تو نیکی اصل وہی ہے جو آزمائشوں میں پڑ کر دنیا کے ساتھ تعلقات کے دوران ظاہر ہو رہی ہے اور اعتکاف اس کی نیکی کو ترقی دینے کی بات نہیں ہے اس نیکی سے عارضی طور پر خدا کے لئے ایک اور نیکی کی خاطر محروم ہونے کا نام ہے۔ لیکن روزمرہ کی مومن کی زندگی وہی ہے جو تمام دنیا کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے گزرے اور اس کے ساتھ ساتھ خدا کے عائد کردہ فرائض کے تقاضے بھی پوری طرح شان کے ساتھ پورے ہوں۔ یہ ہے وہ صراط مستقیم جس کے لئے ہم روزانہ دعا کرتے ہیں۔

مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام میں یہ روایت ہے کہ سھلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ''ریّان'' یعنی سیرابی کا دروازہ کہتے ہیں۔ اس دروازے میں سے قیامت کے دن صرف اور صرف روزہ دار جنت میں داخل ہوں**

گے۔ اوران کے علاوہ ان کے ساتھ اس دروازے میں کوئی داخل نہیں ہوگا۔ اس دن یہ منادی کی جائے گی کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ پھران کو بلا بلا کر اس دروازے کے ذریعے سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور جب آخری روزہ دار اس دروازے میں سے داخل ہو جائے گا تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور کوئی غیر اس میں سے جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔"

یہ حدیث ایک ظاہری منظر کھینچ رہی ہے۔ اور پچھلے سال بھی غالباً میں نے اس کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی۔ اس ظاہری منظر کو کلیۃً ظاہر پر محمول کرنا نہ تو اس حدیث کا منطوق ہے نہ اس سے آپ فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور نہ جنت کا کوئی صحیح تصور آپ کے ذہن میں ابھرے گا کہ جنت کیا ہوتی ہے۔ اگر وہاں گیٹ لگے ہوں اور کہا جائے کہ اس دروازے سے آجاؤ تو اس سے مستقلاً کسی کو کیا فائدہ! اور ایک آدمی نمازی بھی ہے نماز کے دروازے سے بھی اس کو بلایا جائے گا اور نیکیاں بھی کرتا ہے جنت کے سات نیکیوں کے دروازے ہیں وہ باری باری ایک سے نکل کر دوسرے میں جائے، پھر اس سے نکل کر تیسرے میں جائے۔ کیا یہ منظر ہے جو جنت کے تعلق میں انسان اپنے تصور قائم کر سکتا ہے؟ بالکل درست نہیں۔ یہاں اس کی مثال حواس خمسہ سے دی جا سکتی ہے۔ ایک انسان جسے دیکھنے کی حسّ عطا ہوئی ہو وہ دنیا کے اکثر تجارب میں اس حسّ کے دروازے سے دنیا میں داخل ہوتا ہے اور دیکھنے سے تعلق کہ ساری لذتیں اس کو نصیب ہوتی ہیں۔ اور اس کے لئے باری باری کی بحث نہیں ہے کہ اب وہ آنکھوں کے رستے داخل ہو۔ پھر وہ کانوں کے رستے داخل ہو۔ بلکہ کانوں کا بھی ایک دروازہ دنیا میں قائم ہوا ہوا ہے۔ اور کانوں کے رستے بھی وہ دنیا میں داخل ہوتا ہے اور سماعت سے تعلق رکھنے والی لذتیں حاصل کرتا ہے۔ تو پانچ مختلف حصے ہیں وہ گویا کہ اس کے لئے دنیا میں داخل ہونے کے دروازے ہیں ایک دروازہ بند ہو جائے تو اس مضمون کی دنیا اس کے لئے کالعدم ہو جاتی ہے۔ اس کے تعلقات کے دائرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ اسی دنیا میں رہتا ہے مگر کم لطف اٹھاتا ہے۔ ایک اندھا، دیکھنے والے کی نسبت کم لطف اٹھاتا ہے۔ ایک نہ سننے والا، سننے والے کی نسبت کم لطف اٹھاتا ہے۔ ایک منہ کی لذت سے محروم انسان یا اس کے بعض پہلوؤں سے محروم انسان اسی طرح کھانے میں کم لطف اٹھاتا ہے۔ بعض بے چاروں کی خوشبو کی طاقت مر جاتی ہے۔ ان کو کیا پتہ کہ پھولوں کی مہک کیا ہوتی ہے۔ وہ پہلو ان کی لذتوں کا ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ بے روزے بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی یہ تو نہیں کہ جن کو روزے کی توفیق نہیں ملی وہ داخل ہی نہیں ہوں گے۔ مگر یہاں خدا کی خاطر سیرابی سے محرومی کا جو وہ تجربہ کر چکے ہیں اس کے نتیجے میں انہیں ایک خاص حس عطا ہوتی ہے جو آئندہ جنت میں ان کو غیر معمولی طور پر جنت کی نعمتوں سے سیراب ہونے کا سلیقہ اور قوت عطا کرے گی۔

پس یہ وہ دروازے ہیں جن کا حدیثوں میں ذکر ملتا ہے ورنہ ظاہری طور پر کسی دروازے سے جنت میں چلے جانا وہ آج چلا گیا کل بھول گیا۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے جنت میں رہنا ہے۔ تو دروازے کس کو یاد رہیں گے۔ لیکن جو مضمون میں بتا رہا ہوں جو روزمرہ کی زندگی میں ہمارا تجربہ شدہ مضمون ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو شخص بینائی کے دروازے سے دنیا میں داخل ہوتا ہے اس کی موجیں ہی اور ہیں بہ نسبت اس بے چارے کے جو اس دروازے سے داخل نہیں ہوتا۔

پس اسی جنت میں جس میں اور بھی لوگ رہ رہے ہوں گے روزے دار کی لذتیں اور ہوں گی۔ اور جو سیرابی کا لطف ہے وہ ایک غیر معمولی لطف اس کو نصیب رہے گا۔ پھر فرمایا وہ دروازہ بند ہو جائے گا اس کے بعد دوسروں کے لئے پھر وہ نہیں کھلے گا۔

بخاری کتاب الصیام میں حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: "سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے مین برکت ہے"۔

یہ سحری کھانے میں برکت کا جو مضمون ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ زیادہ نیکی اختیار کرنے کی خاطر اس زمانے میں آٹھ پہرے روزے رکھا کرتے تھے اور یہ ظاہر کرتے تھے کہ خدا کی خاطر بھوک کو زیادہ برداشت کرنا یہ دراصل نیکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سامنے جب بھی ایسے لوگ آئے آپ نے اس کی اصلاح فرمائی اور سمجھایا کہ نیکی خدا کو زبردستی خوش کرنے میں نہیں ہے کیونکہ کوئی دنیا میں خدا کو زبردستی خوش نہیں کر سکتا۔ جتنی تمہاری طاقت ہے تم اپنے اوپر جتنی چاہو تنگیاں ڈال لو اس کے ذریعے سے خدا کو خوش نہیں کر سکتے ۔ خدا کو خوش کرنا اس کی رضا میں ہے۔ پس جب خدا نے تمہارے لئے سحری کا کھانا خود مقرر فرما دیا ہے تو اس سے ہاتھ کھینچ لینا اور اسے نیکی سمجھنا جائز نہیں۔ پس سحری میں برکت ہے۔ اٹھا کرو اور اس خیال سے کھایا کرو کہ اللہ نے تم پر رحم فرماتے ہوئے چوبیس گھنٹے کا روزہ نہیں رکھوایا بلکہ نصف دن یا کم و بیش جو بھی شکل ہو، کا روزہ رکھوایا ہے۔ تو اس لئے سحری ضرور کھانی چاہئے اور اگر اس خیال سے کھائیں گے تو پھر اس میں زیادہ لطف محسوس ہوگا۔

ترمذی ابواب الصوم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول **کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے۔ اور روزے کی عبادت تو خاص میرے لئے ہے۔ میں خود اس کی جزا ہوں یا جزا دوں گا۔** (دونوں الفاظ ملتے ہیں)۔ روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے اور روزے دار کی منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

جہاں تک یہ "گنا" کی بحث ہے قرآن کریم میں جب زیادہ گنا، اتنے گنا کی بات چلتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا وہ بیج جو پھوٹے اور اس پہ ایک دانے میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں تو وہ سات سو گنا کی بات ہے۔ یہ حدیث اسی طرف اشارہ کر رہی ہے مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ جس کے لئے چاہے وہ اس سے بھی بڑھا دیتا ہے۔ پس جو سات سو گنا کا مضمون ہے یا اس سے دس گنا کا، جو بھی شکل ہو اس سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ گن گن کر بعینہ اتنے گنا ثواب ملتا ہے اور بات ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ذرا تحریص کے لئے اس قسم کے نقشے کھینچے گئے ہیں تا کہ لوگوں کو خوشی پیدا ہو، دل میں شوق پیدا ہو۔ ایسی نیکیوں کو اختیار کرے کہ تھوڑے عمل کے نتیجے میں زیادہ جزا مل جائے۔ مگر دراصل جزاء لامحدود ہے۔ اور اسی مضمون کو قرآن سے ہی لیا گیا ہے۔ لامحدود کا آخری کنارہ خدا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ سات سو سے بڑھا کر بھی دیا جا سکتا ہے۔ فرمایا کہ اتنا بڑھایا جا سکتا ہے کہ خدا خود جزاء بن جائے۔ اگر خدا خود جزا بن جائے تو اسے آپ کتنے گنوں میں شمار کریں گے۔ لاکھ گنا کروڑ گنا دس ارب گنا اور اس سے بھی زیادہ جتنا تصور کر لیں وہ گنتی میں نہیں آ سکتا۔ تو قرآن کریم ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی بنیادیں ہیں۔ وہ تمام احادیث جو حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ سے وابستہ ہیں، اگر آپ فراست سے کام لیں اور ان کو قرآن میں تلاش کریں تو ایک بھی حدیث ایسی نہیں ملے گی جس کی قرآن میں جڑیں نہ ہوں۔ اور وہیں انہی آیات سے یہ مضمون آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اٹھائے ہیں۔ پس اس پہلو سے سب سے زیادہ پاک تفسیر قرآن کی محمدؐ رسول اللہ کی زندگی ہے۔ اور آپ کا کلام اس تفسیر پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ اب آخر پر میں حضرت مسیح موعود کا اقتباس آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 259)

پس رمضان تو اب ہاتھ سے نکلا چلا جاتا ہے۔ بہت سے ایسے ہمارے بیمار اور **کمزور جو کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکے ان کی تسلی کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس آپ کے سامنے رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ غم نہ کریں اگر بیماری سے پہلے کی حالت میں انہیں روزے**

کی تمنا تھی تو ان کی بیماری کے روزے بھی ان کے حق میں لکھے جائیں گے۔

اور اگر پہلے تمنا نہیں تھی تو بیماری کے روزے نہ رکھنے کی اجازت سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ مضمون ہے جسے میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔ رمضان کے تعلق میں ہمیں اصل میں زندگی کا فلسفہ مل گیا ہے۔ اس دنیا میں جو لوگ نیکی کی تمنا رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کی کوشش کرتے ہیں موت ان کے سفر کو ختم کر دیتی ہے مگر خدا کے نزدیک وہ نیکیاں جاری رہتی ہیں۔ اسی لئے لامتناہی جزاء ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ روزے کی تمنا لے کر اور حسب توفیق روزے رکھتے ہوئے اگر بیماری پڑ گئی تو تمہارا عمل منقطع نہیں ہو گا خدا کے حضور لکھا جائے گا اور جزاء بھی لامتناہی ہو گی۔

اللہ تعالیٰ اس رمضان کی جزاء تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے، ان کے فیض سے لامتناہی کر دے۔ خدا کرے کہ جو دن کوتاہی میں کٹ گئے ان کا نقصان ہمیں نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عفو کا ہاتھ ان کوتاہیوں کو مٹا دے اور ہماری نیکیوں کو اجاگر کر دے اور ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے اور آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی ان کا فیض پہنچتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 مارچ 1994ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ارشد محمود صاحب کارکن وکالت علیاء تحریک جدید ربوہ کو شادی کے چھ سال بعد مورخہ 17 نومبر 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ''خاقان محمود'' عطا فرمایا ہے نومولود مکرم محمد اشرف صاحب آف دارالصدر شمالی ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد نواز صاحب آف پمپ احمد آباد ضلع نارووال کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک، خادم دین ہونے اور لمبی عمر پانے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رفیق چوہدری صاحب ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ لکھتے ہیں میرے والد چوہدری غلام محمد صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب گجر چک نمبر 56 ر۔ب سرہالی ضلع فیصل آباد مورخہ 15 نومبر 2001ء بعمر 90 سال بروز جمعرات فیکٹری ایریا ربوہ میں وفات پا گئے۔ پورے گاؤں میں صرف آپ کا گھرانہ ہی احمدی تھا۔ جس کے آپ سربراہ تھے۔ میں 1970ء میں جماعت میں شامل ہوا تھا۔ میرے احمدی ہونے پر کسی قسم کے ردعمل کا اظہار نہ کیا اور آخرکار 1984ء میں آپ نے بھی بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 16 نومبر 2001ء بعد نماز عصر بیت مہدی میں ادا کی گئی۔ قبرستان عام میں تدفین ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم پروفیسر ادریس احمد صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا حلقہ احمد نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے۔

کامیابی

محترمہ نور جہاں صاحبزادی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیات آباد پشاور لکھتی ہیں۔ عزیزہ مکرمہ عائشہ نور صاحبہ حیات آباد پشاور نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کے سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے تحت جھنگ میں منعقد ہونے والے سالانہ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں اکیڈمی کے کھلاڑیوں نے مجموعی طور پر سنگل اور ڈبل مقابلہ جات میں دوسری پوزیشن حاصل کی مورخہ 11 نومبر تا 16 نومبر کو منعقد ہونے والے اس ٹورنامنٹ میں ضلع بھر کی 16 بہترین ٹیموں نے حصہ لیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی کی ٹیم ان کھلاڑیوں پر مشتمل تھی۔ نبیل احمد کلاس نہم۔ عدیل احمد کلاس ہشتم۔ حامد احمد طاہر کلاس ہشتم عثمان احمد کلاس ہشتم

اسی طرح ڈسٹرکٹ ہیڈ ماسٹرز ایسوسی ایشن کے تحت منعقدہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ میں نصرت جہاں اکیڈمی کے ایک ہونہار کھلاڑی اسامہ شمیم نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا اعزاز حاصل کیا...... عزیزم اسامہ شمیم کلاس ہفتم کے طالب علم ہیں...... دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارے کو ہمیشہ شاندار کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیز مکرم شبیر احمد شاہد ابن مکرم نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں 838/1100 نمبر حاصل کر کے نصرت جہاں اکیڈمی میں سوئم اور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (U.E.T) کے انٹری ٹیسٹ میں 340/400 نمبر حاصل کر کے ربوہ کے لحاظ سے اول پوزیشن حاصل کی۔ اور الحمدللہ یونیورسٹی کے شعبہ مکینیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے حقدار قرار پائے

احباب جماعت سے عزیز کی آئندہ ہر امتحان میں اعلیٰ کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل میں فدائی حملے مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے میں مختلف بم دھماکوں اور فدائی حملوں کے دوران تقریباً 28 افراد ہلاک اور 200 کے قریب زخمی ہو گئے بتایا گیا ہے کہ پہلا دھماکہ بیت المقدس کے تجارتی علاقے زیان سکوائر میں ہوا جہاں یہودی نوجوان مذہبی دن منانے کے سلسلہ میں جمع ہوئے تھے۔

امریکی بمباری سے شمالی اتحاد کا فوجی ہیڈ کوارٹر تباہ طالبان کی طیارہ شکن توپوں نے قندھار میں ایک اور امریکی طیارہ مار گرایا۔ امریکی طیاروں کی غلطی سے بمباری کے باعث قندھار کے قریب شمالی اتحاد کا فوجی ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔

عالمی مالیاتی اداروں کا افغانستان کی تعمیر نو میں حصہ لینے سے انکار عالمی مالیاتی اداروں نے افغانستان میں شمالی اتحاد کی موجودگی میں افغانستان کی تعمیر نو اور بحالی کے منصوبے شروع کرنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ غیر سرکاری تنظیموں نے بھی واضح کیا ہے کہ وہ افغانستان میں عالمی امن فوج کی تعیناتی تک افغانستان میں کام نہیں کر سکتیں اور شمالی اتحاد کی موجودگی میں ان کے کارکن اپنے آپ کو انتہائی غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔

جنگ کا دوسرا مرحلہ باقی ہے برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف مہم کا دوسرا مرحلہ ہو گا جس کے لئے اتحادی ملکوں کے ساتھ صلاح مشورے کے بعد عملدرآمد کیا جائے گا۔ برطانوی اخبار کو دیئے گئے انٹرویو میں ٹونی بلیئر نے کہا کہ کسی بھی دہشت گردی کے خلاف مہم کے نتائج کے بارے میں بے صبری نہیں دکھانی چاہئے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دوسرا مرحلہ بھی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ دوسرا مرحلہ عراق کے حملہ سے شروع ہو گا تو انہوں نے کہا کہ دوسرے مرحلے کے حوالے سے کوئی بھی فیصلہ اتحادی ملکوں کے صلاح مشورے کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں کیا کرنا ہے اس کا فیصلہ مکمل اتفاق رائے سے کیا جائے گا۔

صومالیہ پر امریکی حملے کی تیاری امریکہ نے برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ عالمی دہشت گردی کے خلاف مہم کے دوسرے مرحلہ میں صومالیہ کے خلاف فوجی حملوں میں مدد کے لئے تیار رہے۔ سنڈے ٹیلی گراف نے اس بات کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکی صدر بش نے یہ بھی اشارہ دیا کہ عراق کے خلاف بھی کارروائی ہو سکتی ہے۔

ایک مستقل سربراہ نہیں ہونا چاہئے ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر کمال خرازی نے کہا ہے کہ افغانستان میں جو عبوری حکومت وجود میں آئے وہ جتنی مدت کے لئے بھی ہو اس کا کوئی ایک مستقل سربراہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بجائے عبوری انتظامیہ یا کابینہ کے تمام ارکان کو باری باری عبوری انتظامیہ کی سربراہی کے فرائض ادا کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ شمالی اتحاد کے لئے ہماری حمایت طالبان کی موجودگی کی وجہ سے تھی ان کے خاتمے کے بعد ہمیں کسی بھی گروپ کے ساتھ ترجیحی سلوک کا خیال ترک کر دینا چاہئے

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

دلہن جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: نصیر احمد۔ فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
بازار صرافہ سیالکوٹ
پروپرائٹر: عبدالستار
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
پروپرائٹر: سفیر احمد
فون دوکان 592316 فون رہائش 551179-586297

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 3 دسمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 اور زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 4-دسمبر غروب آفتاب: 5-08
☆ بدھ 5-دسمبر طلوع فجر: 5-27
☆ بدھ 5-دسمبر طلوع آفتاب: 6.51

16 ویں ترمیم کی تیاری

آئندہ سال اکتوبر میں مجوزہ عام انتخابات کے نتیجے میں وجود میں آنے والی نئی پارلیمنٹ اپنے پہلے ہی اجلاس میں جنرل مشرف کو پانچ سال کی مدت کے لئے صدر برقرار رکھنے کی متوقع طور پر منظوری دے گی جبکہ 12۔اکتوبر 1999ء کے بعد عام انتخابات سے قبل تک جتنے بھی صدارتی آرڈیننس، احکامات اور پی سی اوز جاری ہوں گے نئی اسمبلی انہیں بھی ممکنہ طور پر قانونی حیثیت دے دے گی۔اس مقصد کے لئے حکومت 16 ویں ترمیم لے کر آئے گی۔اور اس ترمیم کے مختلف حصوں پر ان دنوں وزارت قانون و انصاف میں تیزی سے کام جاری ہے۔

بزرگ سیاستدان عبداللہ روکھڑی انتقال کر گئے

تحریک پاکستان کے معروف کارکن، سیاستدان اور نیوخان ٹرانسپورٹ کمپنی کے بانی چیئرمین عبداللہ خان روکھڑی لاہور میں انتقال کر گئے۔ان کی عمر 85 برس تھی۔

جلاوطنی کا کوئی معاہدہ ہے تو حکومت سامنے لائے

سابق وزیراعظم محمد نواز شریف نے موجودہ حکومت اور شریف فیملی کے درمیان جلاوطنی کے معاہدے کی تردید کی ہے۔مسلم لیگ آفس کی طرف سے جاری پریس ریلیز کے مطابق نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر ایسا کوئی معاہدہ موجود ہے تو مشرف حکومت قوم کے سامنے پیش کرے۔انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کے پاس ہمارے خاندان کے افراد کے دستخطوں والا کوئی معاہدہ ہوتا تو وہ بہت پہلے اسے قومی اور بین الاقوامی پریس میں شائع کروا چکی ہوتی۔

معذور افراد کو سماجی شراکت کا حق دینے کے لئے اقدام کرینگے صدر

مملکت جنرل مشرف نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ حکومت معذور افراد کو تحفظ اور ان کی سماجی شراکت کا حق دینے کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گی۔انسانی ہمدردی رکھنے والے بھی اس نیک کام میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔3 دسمبر کو منائے جانے والے معذوروں کے عالمی دن کے موقع پر صدر مشرف نے اپنے پیغام میں کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آج پاکستان میں بھی معذوروں کا عالمی دن اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق منایا جا رہا ہے اور معذور افراد کو مساوی مواقع فراہم کرنے کے اصول کی پیروی کی جا رہی ہے اگر معذور افراد کو حکومت اور معاشرے کی طرف سے سازگار ماحول اور سہولتیں فراہم کی جائیں تو وہ بھی ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی میں موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت نے معذوروں کو تعلیم، روزگار اور تحفظ و بحالی کی سہولتیں فراہم کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

افغانستان کی بحالی اور تعمیر نو میں پاکستان کو بھرپور حصہ ملے گا

وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ آئی ایم ایف کی 6 دسمبر کو ہونے والی بورڈ کی میٹنگ میں پاورٹی ایڈکشن گروتھ فیسیلیٹی کے تحت 1.5 ارب ڈالر کا پیکج منظور ہو جائے گا۔ہم نے 100 فیصد کوٹہ کی ڈیمانڈ کی ہے جبکہ وہ ابھی 60 فیصد کی بات کر رہے ہیں۔امید ہے کہ 100 فیصد کوٹہ منظور ہو جائے گا۔یہ پیکیج تین سال کا ہوگا۔اس کے ساتھ ہی ہمیں پیرس کلب کی ری شیڈیولنگ کی سہولت مل جائے گی۔افغانستان کی بحالی اور تعمیر نو کے لئے پاکستان کو بھرپور طریقے سے حصہ ملے گا۔کیونکہ پاکستان اور افغانستان کے پرانے گہرے اقتصادی تعلقات ہیں۔یو این ڈی پی خصوصی طور پر افغانستان کی تنظیم نو کے لئے جائزہ لے رہا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے ریس کورس پارک میں گل داؤدی کی نمائش کے افتتاح کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ پی آر جی ایف پروگرام کی منظوری کے بعد قرضہ دینے والے ممالک سے ساڑھے بارہ ارب کے قرضوں کی ری شیڈیولنگ ہوگی۔جن میں سے جاپان 5 ارب ڈالر، امریکہ 3 ارب ڈالر اور باقی جرمنی اور فرانس سمیت دیگر ملک شامل ہیں۔

دفاعی شعبے میں پاک ایران سمجھوتہ

پاکستان اور ایران نے دفاعی شعبہ میں باہمی تعاون بڑھانے پر اتفاق کر لیا ہے۔بی بی سی کے مطابق پاکستان کے ایک سینئر دفاعی اہلکار نے کہا کہ پاکستان اور ایران کا آپس میں دفاعی تعاون بحال کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ سمجھوتہ ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی کی زیر قیادت ایک ایرانی وفد کے پاکستان کے حالیہ دورے کے دوران ہوا۔

اعلیٰ فوجی حکام کی صدر مشرف سے ملاقات

صدر جنرل مشرف نے فوجی حکام اور وزارت خارجہ کے اہم عہدیداروں سے ملاقات میں کہا ہے کہ افغانستان میں ایسی وسیع البنیاد حکومت تشکیل پائے گی جس میں تمام نسلی گروہوں کو نمائندگی حاصل ہوگی۔ریڈیو تہران کے مطابق صدر مشرف نے اس اجلاس میں افغانستان کی تازہ ترین صورتحال، جرمنی میں منعقد ہونے والی بون کانفرنس اور افغانستان کے بارے میں پاکستان کی آئندہ پالیسیوں کے بارے میں گفتگو کی۔میٹنگ میں بون کانفرنس سے افغان رہنما حاجی عبدالقدیر کے بائیکاٹ کو خصوصی طور پر زیر بحث لایا گیا ہے۔

حکومت کو مشکلات پیش آسکتی ہیں

پاکستانی حکام مذہب کے نام پر لوگوں کو اشتعال دلانے والے عناصر کو الگ تھلگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔وائس آف امریکہ کے مطابق ملک کے مذہبی حلقے اور دینی مدارس چلانے والی جماعتیں حکومت کی طرف سے اپنے معاملات میں مداخلت کی سخت مخالف ہیں۔حکومت نے جو بیڑہ اٹھایا ہے اس پر عملدرآمد میں اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

فرانسیسی فوج کا پہلا دستہ مزار شریف میں تعینات

فرانسیسی فوج کا پہلا دستہ افغانستان کے شمالی شہر مزار شریف پہنچ گیا ہے۔ان فوجیوں کو مزار شریف ائرپورٹ کے ارد گرد تعینات کیا جائے گا۔

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood Power
Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔اپنا کمپیوٹر۔ٹی وی۔ویڈیو گیم۔ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوہرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 34101-642628 چوک کچہری بازار فیصل آباد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ۔گڑھی شاہو۔لاہور

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

صوفی نام ہے اعتماد ہے
مشہور زمانہ
صوفی گھی۔صوفی صابن۔صوفی کینولا آئل
صوفی سویابین۔صوفی سن فلاور
ہر پیک میں مع 16 لیٹر ٹن میں دستیاب ہے۔
ڈیلر:۔راؤ عبدالجبار ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ فون رہائش: 212458

موسم بدل رہا ہے
اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک شربت صدر کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ شربت صدر استعمال کرائیں
چھوٹی شیشی۔/15 روپے بڑی۔/60 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
فون 212434-04524 فیکس 213966

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 423173-04942-214510-04524